السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے بھائی نے نذرمانی تھی کہ اگر میرے ہاں بچہ پیدا ہوا تو میں مسجد کے نمازیوں کی سہولت کے لئے گرم پانی کا گیزر لگاؤں گا، اب وہ اپنی نذر کو پورا کرنا چاہتا ہے لیکن مسجد کی انتظامیہ گیزر لگانے پر آمادہ نہیں، ان کا کہنا ہے کہ مسجد میں کارپٹ بچھا دیا جائے، کیا نظر کی جہت تبدیل کرنا جائز ہے، کتاب وسنت کے حوالے سے جواب دیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلی بات تو یہ ہے کہ اسلام میں مشروط نذرماننے کی ممانعت آئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ نذر، اللہ کی تقدیر کو ذرہ بھر بھی نہیں پھیر سکتی، البتہ اس کی وجہ سے بخیل آدمی سے کچھ مال برآمد ہوجاتا ہے۔[1]

مشروط نذر کی ممانعت اس لئے ہے کہ کچھ لوگ بیمار ہونے، نقصان اٹھانے یا کسی بھی طرح کی کوئی تکلیف آنے پر صدقہ کرنے کی نذر مانتے ہیں اور ان کا عقیدہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نذر مانے بغیر نہ تو انہیں شفا دے گا اور نہ ان کا نقصان پورا کرے گا، اس بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندے کی نذر سے اپنے قضا وقدر کے فیصلے تبدیل نہیں کرتا، ہاں اس کا ایک فائدہ ضرور ہوتا ہے کہ بخیل آدمی سے کچھ مال نکل آتا ہے، یعنی انسان اللہ تعالیٰ سے مقصد برآوری کا معاملہ کرتا ہے اور اس سے کچھ پیشگی لینے پر دینے کے لئے آمادہ ہوتا ہے، اس بناء پر مشروط نذر ماننے کے بجائے مطلق نذر مانی جائے، اگر اللہ کے فیصلے کے مطابق اسے کچھ ملنا ہے تو مل جائے گا البتہ انسان بخل کی تہمت سے بچ جائے گا۔

نذر کی جہت بدلنے کے متعلق ہمارا موقف یہ ہے کہ جب انسان کسی چیز کی نذر مان لے اور پھر یہ سمجھے کہ اس نذر کے علاوہ کوئی اور چیز اس سے افضل اور لوگوں کے لئے زیادہ مفید ہے تو اس صورت میں نذر کی جہت تبدیل کرنے میں چنداں حرج نہیں ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: ''میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے مکہ فتح کر دیا تو میں بیت المقدس میں نفل ادا کروں گا۔'' اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بیت اللہ میں ہی نفل ادا کرلو، اس نے پھر وہی بات دہرائی تو آپ نے بھی وہی جواب دیا، اس نے پھر وہی بات کی تو آپ نے فرمایا: پھر جیسے تیری مرضی ہو اسی طرح کرلے۔[2]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان ادنیٰ درجے کی نذر کو اعلیٰ درجے کی نذر سے بدل سکتا ہے اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں، صورت مسؤلہ میں اس نے اپنے محلے کی مسجد میں نمازیوں کی سہولت کے لیے گیزر لگانے کی نذر مانی تھی لیکن مسجد کی انتظامیہ نے گیس وغیرہ کے بل کی وجہ سے کہہ دیا ہو گا کہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں، آپ مسجد میں کارپٹ بچھا دیں، اس صورت میں نذر کی جہت تبدیل کی جا سکتی ہے، آدمی کو چاہیے کہ وہ مسجد میں گیزر لگانے کے بجائے کارپٹ بچھانے کا اہتمام کر دے۔ ایسا کرنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں بلکہ اس سے نمازیوں کو زیادہ فائدہ ہو گا، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ثواب بھی زیادہ عطا فرمائیں گے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحيح البخاري، القدر، ٦٦٠٨۔

[2] مسند أحمد ص٣٦٣ ج٣۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:42

محدث فتویٰ